حضرت ابن مسعودؓ کی احتیاط روایتِ حدیث میں

کمپوزنگ: بسمہ اکرم

نوٹ: یہ واقعہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی کتاب حکایاتِ صحابہؓ سے ماخوذ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے مشہور صحابہ میں ہیں اور ان صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں شمار ہوتے ہیں جو فتوے کے مالک تھے۔ ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہو گئے تھے اور حبشہ کی ہجرت بھی کی تھی۔ تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور مخصوص خادم ہونے کی وجہ سے صاحب النَّعل، صاحب الوِسادۃ، صاحب المطہرۃ، جوتے والے، تکیہ والے، وضو کے پانی والے، یہ القاب بھی ان کے ہیں، کیوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خدمتیں اکثر اُن کے سپرد رہتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے بارے میں یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر میں کسی کو بغیر مشورہ امیر بناؤں تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد تھا کہ تمہیں ہر وقت حاضری کی اجازت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف بالکل ایسی طرح پڑھنا ہو جس طریقہ سے اُترا ہے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقے کے موافق پڑھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حدیث تم سے بیان کریں اس کو سچ سمجھو۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جب یمن سے آئے تو ایک زمانہ تک ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل بیت میں سے سمجھتے رہے،

اس لئے کہ اتنی کثرت سے انکی اوران کی والدہ کی آمدورفت حضورصلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تھی جیسی گھر کے آدمیوں کی ہوتی ہے۔ (بخاری)

لیکن ان سب باتوں کے باوجود، ابوعمروشیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک سال تک ابن مسعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہا، میں نے کبھی ان کوحضورصلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے بات کرتے نہیں سنا، لیکن کبھی اگر حضورصلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی بات منسوب کردیتے تھے تو بدن پر کپکپی آجاتی تھی۔ عمروبن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ہر جمعرات کوایک سال تک ابن مسعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آتا رہا۔ میں نے کبھی اُن کو حضورصلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے بات کرتے نہیں سنا۔ ایک مرتبہ حدیث بیان فرماتے ہوئے زبان پر یہ جاری ہوگیا کہ ''حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشادفرمایا'' تو بدن کانپ گیا، آنکھوں میں آنسوبھرآئے، پیشانی پر پسینہ آگیا، رگیں پھول گئیں اورفرمایا: ''ان شاء اللہ یہی فرمایا تھا، یااس کے قریب قریب تھا، یااس سے کچھ زیادہ یا اس سے کچھ کم۔''

(مقدمہ اوجزو مسنداحمد)

فائدہ: یہ تھی ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی احتیاط حدیث شریف کے بارے میں۔ اس لئے کہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو میری طرف سے جھوٹ نقل کرے، اپناٹھکانا جہنم میں بنالے۔ اس خوف کی وجہ سے یہ حضراتؓ باوجودیکہ مسائل حضورصلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اورحالات ہی سے بتاتے تھے، مگر یہ نہیں کہتے تھے کہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ خدانخواستہ جھوٹ نہ نکل جائے۔ اس کے بالمقابل ہم اپنی حالتیں

دیکھتے ہیں کہ بے دھڑک، بے تحقیق حدیث نقل کر دیتے ہیں، ذرا بھی نہیں جھجکتے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے بات کا نقل کرنا بڑی سخت ذمہ داری ہے۔ فقہ حنفی انہی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ ترلی گئی ہے۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]